اور مزاحیہ کردار ایک ہوجاتے اور اعلیٰ مزاح کی تخلیق میں معاون ثابت ہونے لگتے ہیں [1]

مزاح نگاری کا آخری حربہ پیروڈی یا تحریف ہے - لیکن پیروڈی صرف مزاح سے ہی متعلق نہیں بلکہ طنز نگار بھی اس حربے سے فائدہ اٹھاتا ہے - تاہم یہ بات بھی قابل غور ہے کہ تحریف ایک علیحدہ صنف ادب کا درجہ حاصل کرچکی ہے اور نتیجۃً ایک علیحدہ مطالعہ کی طالب ہے ـــــ بہر حال پیروڈی یا تحریف کسی تصنیف یا کلام کی ایک ایسی لفظی نقالی کا نام ہے جس سے اس تصنیف یا کلام کی تضحیک ہوسکے - اپنے عروج پر اس کا منتہا ادبی یا نظریاتی خامیوں کو منظر عام پر لانا ہوتا ہے لیکن اس سے ورے یہ حالات زمانہ کا مضحکہ اڑاتی کسی بلند پایہ مضمون کو خفیف مضمون میں تبدیل کرتی یا محض لفظی تبدیلیوں سے تفریح طبع کا سامان بہم پہنچاتی ہے - چنانچہ تحریف کے مقصد کا تعین کرنے والے نظریات میں خاصا بعد باہم ہے - بعض کے نزدیک تحریف کا مقصد نہ صرف معاصر ادیبوں کی بے اعتدالیوں کو روکنا بلکہ ان کی اصلاح کرنا بھی ہے دوسروں کے نزدیک تحریف صرف تفریح پر مبنی ہے اور اس کا مقصد بجز تفریح اور کچھ نہیں ہونا چاہیئے - اس ضمن میں ڈاکٹر داؤد رہبر کی یہ رائے بڑی وزنی ہے کہ ان دونوں گروہوں کو ایک طرح کا سمجھوتہ کر لینا چاہیئے ـــــ وہ یوں کہ گروہ اول اصلاحی تنقید کی شرط چھوڑ دے اور گروہ ثانی تفریح محض کی [1] ـــــ پیروڈی کے ساتھ

1. "فارسی اور اردو میں پیروڈی کا تصور" از ڈاکٹر داؤد رہبر (ادبی دنیا ستمبر ۱۹۴۰ء)